زبان کی حفاظت

مولانا قاری محمد حنیف جالندھری
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے ''من صمت نجا'' جو خاموش رہا، نجات پا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات میں سے ایک معجزہ یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ''جوامع الکلم'' عطا کئے گئے، یعنی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے بعض کلمات ایسے صادر ہوئے جو ''دریا بکوزہ'' کا مصداق ہیں۔ ایک ہی مختصر سا کلمہ اپنے اندر حکمت ومعرفت کے سیکروں ابواب لئے ہوتا ہے۔ انہی کلمات میں سے ایک یہ کلمہ بھی ہے۔ غور کیا جائے تو بڑی آسانی سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ جو شخص زبان کی حفاظت کرتے ہوئے خاموشی اختیار نہیں کرتا، اس کا کسی نہ کسی موقع پر ٹھوکر کھانا لازمی بات ہے۔ اور جو شخص زبان کی حفاظت کرتا ہے، وہ بہت سی لغزشوں اور گناہوں سے بچ جاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زبان کی حفاظت پر بہت زور دیا اور اس کی تاکید فرمائی ہے، حتی کہ اس سلسلے میں آنے والی احادیث کو محدثین نے مستقل ابواب میں ذکر کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بسا اوقات آدمی لوگوں کو ہنسانے کے لئے کوئی ایسی غلط بات کہہ جاتا ہے کہ اس کی وجہ سے وہ جہنم میں اتنا دور پھیک دیا جاتا ہے، جتنا کہ آسمان و زمین کے درمیان کا فاصلہ ہے، اور اس کے آخر میں ارشاد فرمایا کہ زبان کی لغزش پاؤں کی لغزش سے بہت زیادہ نقصان دہ ہوتی ہے۔ پاؤں لی لغزش سے صرف ظاہری جسم ہی کو چوٹ لگتی ہے لیکن زبان کی لغزش سے بسا اوقات ایسا نقصان ہوتا ہے کہ آدمی زندگی بھر اس پر پچھتا تا رہتا ہے۔ اس لئے حدیث میں آتا ہے کہ ہر صبح شام کے تمام اعضاء زبان کے سامنے عاجزی سے یہ کہتے ہیں کہ...... ''تو اللہ کا ڈر اختیار کر''۔ اگر تو درست رہی، تو ہم بھی محفوظ رہیں گے، اور اگر تو نے کوئی غلطی کی تو اس کا خمیازہ ہم سب کو بھگتنا پڑے گا۔

زبان سے انسان بے شمار گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے، مثلاً جھوٹ بولنا، تہمت لگانا، غیبت کرنا، کسی کی ناجائز مدح کرنا، کسی پر طنز کرنا وغیرہ وغیرہ۔ یہ تمام مہلک گناہ زبان ہی کے ذریعے ہوتے ہیں۔ ان سے بچنے کی یہی صورت ہے کہ آدمی اپنی زبان کی حفاظت کرے۔ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ کو زبان کی حفاظت کی انتہائی تاکید فرمایا کرتے تھے۔

حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا،

عرض کیا، کوئی اہم نصیحت ارشاد فرمائیے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تقویٰ اختیار کرو، اس سے ہر کام میں حسن اور خوبی پیدا ہو جائے گی۔ (راوی کہتے ہیں) میں نے عرض کیا، کوئی اور ارشاد فرمائیے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ذکر کی کثرت کرو، اس سے تمہاری آسمانوں پر بھی تعریف ہوگی اور زمین میں بھی۔ تمہارے چہرے پر نورانیت ہوگی۔ میں نے عرض کیا، کوئی اور ارشاد فرمائیے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اکثر خاموشی اختیار کئے رکھا کرو، اس سے آدمی شیطان سے بچا رہتا ہے، اور دین کے دوسرے کاموں میں اس سے بہت مدد ملتی ہے۔ میں نے عرض کیا، کچھ اور ارشاد فرمائیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: زیادہ ہنسنے سے بچو، اس سے دل مردہ ہو جاتا ہے اور چہرے کی نورانیت ختم ہو جاتی ہے۔ (راوی کا بیان ہے) میں نے عرض کیا، بڑی قیمتی باتیں ہیں، کچھ اور ارشاد فرما دیجئے۔ فرمایا حق کہا کرو، خواہ کسی کو ناگوار گزرے۔

انہی ارشادات کی بناء پر صحابہ کرامؓ زبان کی حفاظت کا بہت اہتمام فرماتے تھے۔ خلیفۂ دوم، حضرت عمر فاروقؓ ایک دفعہ حضرت ابوبکرؓ کے گھر تشریف لائے، دیکھا کہ حضرت ابوبکرؓ اپنی زبان کر کھینچ کر اسے سزا دے رہے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ ابوبکرؓ، اللہ تمہیں بخشے، کیوں اسے تکلیف دے رہے ہو؟ فرمایا، اس لئے کہ یہی انسان کو تباہیوں تک لے جاتی ہے۔

حدیث پاک میں آتا ہے کہ بسا اوقات آدمی بے خیالی میں کوئی ایسا اچھا کلمہ کہہ جاتا ہے، جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر راضی ہو جائے، لیکن کبھی کبھی بے خیالی میں ایسا کلمہ بھی زبان سے نکل جاتا ہے جس کی وجہ سے آدمی اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ جو بات کی جائے، انتہائی سوچ بچار کے بعد کی جائے۔

ایک صحابیؓ نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آدمی دنیا و آخرت میں مصائب و پریشانیوں اور آخرت کے عذاب سے کیسے بچ سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی زبان کو کنٹرول میں کرلو۔ زیادہ ادھر ادھر مت پھرا کرو، اور اپنے گناہوں کو یاد کر کے روتے رہا کرو۔

حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم مجھے چھ باتوں کے کرنے کی ضمانت دے دو، میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ ☆ جب بات کرو سچ کرو، ☆ جب وعدہ کرو تو پورا کرو، ☆ تمہارے پاس جو امانت رکھی جائے، وہ پوری پوری ادا کرو۔ ☆ شرم گاہ کی حفاظت کرو، ☆ آنکھیں نیچی رکھو۔ ☆ اور ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہ دو۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ان چھ باتوں کو اپنا لے گا، میں ضمانت دیتا ہوں، اللہ تعالیٰ اسے جنت عطا فرمائے گا۔

☆......☆......☆